

درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سید الحق مدظلہ
ضبط و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمعین حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدو خال جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ماجاء فی رحمة الیتیم وکفالتہ یتیم کے ساتھ رحمت وشفقت اور اس کی پرورش کرنے کا بیان

حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت
ابي يحدث عن حنش عن عكرمة عن ابن عباس بن النبی ﷺ قال: من
قبض یتیمًا من بین المسلمین الى طعامه وشرابه ادخله الله الجنة البتة الا ان
يعمل عملاً لا يغفر وفي الباب عن مرة الفهری وابی هريرة وأبی أمامة وسهل
بن سعد وحنش وهو حسين بن قيس وهو ابو علي الرجبی وسليمان
التيمنی يقول: حنش وهو ضعيف عند اهل الحديث:

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے لے رکھا کسی یتیم کو،
مسلمانوں کے درمیان میں سے، تاکہ اپنا کھانا پینا اس کو دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو بلا شک جنت میں داخل فرما دے گا، مگر
یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ کی جاتی ہو، اور اس باب میں حضرت مرثدہ الفهریؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو
امامہؓ اور سہیل بن سعدؓ سے روایات ہوئی ہیں۔ اور حنش جو ہیں، یہ حسن بن قیس ابوعلی علی الرجبی ہیں، اور سلیمان التیمی ان کو
”حنش“ کہا کرتے تھے، اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

یتیم کس کو کہا جاتا ہے: یتیم یتیم سے ماخوذ ہے اور یتیم کے معنی ہے یکمائی اور تنہائی۔ پس لغت کے اعتبار سے
یتیم کا معنی ہے تنہا، اکیلا، اور اس وجہ سے جو چیز بیش قیمت اور بنظیر ہو اسے بھی یتیم کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے اوصاف
کے اعتبار سے یکتا اور تنہا ہوتی ہے، کہا جاتا ہے کہ بولد یتیم، بے نظیر شہزادہ یتیمہ، بیش قیمت اور بے نظیر موتی۔ اور
اصطلاح میں صغریٰ میں جس کا باپ مر جائے اور جانوروں میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کی ماں مر جائے۔ لغوی اور اصطلاحی

معنی میں مطابقت ظاہر ہے۔

رحمت اور کفالت: یتیم کے ساتھ رحمت کرنا یہ عام ہے، یعنی رحمت و شفقت مختلف طریقوں سے ہو سکتی ہے، ایک وقت یتیم کو بٹھا کر کھانا کھلاوے، یہ بھی رحمت ہے، ایک جوڑا کپڑے خرید کر یتیم کو دے دے یہ بھی رحمت ہے، پانچ دس روپے کسی ضرورت کے رفع کرنے کے لئے دے دے، یتیم بیمار ہو تو اس کا علاج کرا دے، یہ سب رحمت و شفقت کے مختلف پہلو ہیں اور کفالت بمعنی ضم ہے، جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے و کفلہا زکریا، ایک قرأت کے مطابق تخفیف کے ساتھ ہے بمعنی ضمہا، ایہ یعنی زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کو اپنے ساتھ کر لیا اور ان کی پرورش کی۔ یعنی کسی یتیم کو اٹھا کر اپنے گھر لے جائے اور اپنے بچوں کی طرح اس کے کھلانے، پلانے، کپڑے دینے، تعلیم و تربیت کرنے اور اس کی تمام ضروریات کی ذمہ داری لے لے یہ کفالت کہلاتی ہے۔

پس باب ہذا میں رحمت کے بعد کفالت کا ذکر خاص بعد العام ہے

من قبض یتیمًا من بین المسلمین:

من بین المسلمین اگر یتیم کے ساتھ متعلق لیا جاوے تو یتیم خاص ہوگا یعنی مسلمان گھرانے کا، اور مطلب یہ ہوگا کہ جس نے کسی ایسے یتیم کو لے رکھا جو مسلمانوں میں سے ہو اور کسی مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتا ہو اور وہ اس کو کھانا پینا دے کر اس کی پرورش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرما دے گا، اور اگر من بین المسلمین کا تعلق من قبض سے ہو تو اس اعتبار سے یتیم عام ہوگا، خواہ مسلمان ہو، خواہ یہودی، نصرانی وغیرہ غیر مذہب کے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو، اور حدیث کا مطلب یہ ہوگا، کہ اگر مسلمانوں میں سے کسی نے ایک یتیم کی پرورش کی، خواہ وہ یتیم مسلمان ہو، خواہ یہودی ہو یا نصرانی، اور اس نے اس یتیم کو کھانا پینا دے کر اس کی پرورش کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرما دے گا۔

یتیم پر ماحول کا اثر پڑتا ہے: دیکھئے دین اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جو کہ کل عالم کے لئے رحمت ہے، غیر مسلموں کے ساتھ بھی رحمت و ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے، اس حدیث میں گویا غیر مسلم یتیم کی پرورش کرنے پر بھی جنت کی ابدی راحت و نعمت کی خوشخبری سنائی گئی ہے، اس تعلیم پر عمل کرنے سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم یتیم جب ایک مسلمان گھرانے میں پرورش پائے تو ماحول کے اثر کی وجہ سے قوی امید کی جاسکتی ہے کہ بڑا ہو کر وہ مسلمان ہوگا، بچہ عموماً والدین کے دین پر ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جس ماحول میں بچہ پرورش پاتا ہے اس ماحول سے وہ متاثر ہو کر وہی رنگ پکڑتا ہے جیسا کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ہر بچہ کی پیدائش دین فطرت (اسلام) پر ہوتی ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی و نصرانی یا مجوسی بنادیتا ہے۔

پس ظاہر ہے کہ جس کسی غیر مسلم یتیم کیلئے جو فطرت کے مطابق اسلامی ماحول میسر ہو جائے تو وہ ضرور

مسلمان ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) تو یہ اس پرورش کرنے والے کیلئے مزید بڑی منقبت ہوگی اور باعث اجر عظیم ہوگا۔

ادخلہ اللہ الجنة البتہ: یعنی اللہ تعالیٰ اس (یتیم کی پرورش کرنے والے) کو ضرور جنت میں داخل فرماوے گا۔ البتہ بت بمعنی قطع، یعنی قطعاً اور بلا شک و شبہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بھیجے گا۔

ان ان يعمل دنیا لا یغفر: مگر یہ کہ وہ آدمی کوئی ایسا جرم کرے جس کی مغفرت نہ ہوتی، ذہن اس جرم سے مراد یا تو شرک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ فیصلہ قرآن کریم میں صادر فرمایا: چنانچہ فرماتا ہے:

ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الا ینہ (النساء: ۴۸)
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ یہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شرک قرار دیا جاوے اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے لئے چاہے۔

کفر شرک سے کم نہیں ہے: شرک کے عدم مغفرت کے متعلق یہ آیت کریمہ سورۃ النساء میں دو جگہ پر آیا ہے آیت ۴۸ میں بھی یہ حکم مذکور ہے اور آیت ۱۱۶ میں بھی آیت ۴۸ کے نیچے حضرت شیخ الہندؒ نے اللہ تعالیٰ نے ویغفر ما دون ذلک کا ترجمہ اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے، مادون ذلک کا یہ ترجمہ قواعد عربی کے اعتبار سے بھی نہایت درست معلوم ہوتا ہے اور اس میں ایک بار یک نکتہ کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور وہ دفع ہے اس اعتراض کا جو کہ عموماً اس جگہ وارد ہوتا ہے کہ آیت کریمہ میں شرک کے علاوہ ہر قسم کے گناہ کو قابل معافی قرار دیا گیا ہے۔ پس کفر بھی ایک گناہ ہے جو کہ شرک کے علاوہ ہے۔ تو اس کو بھی قابل معافی مان کر کافر کے لئے بھی مغفرت کی امید رکھنی چاہیے؟

اس اعتراض کا دفع اس طرح ہوتا ہے کہ اعتراض کا منشاء یہ ہے کہ عام اردو تفاسیر میں ”ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء کا ترجمہ اس طرح لکھا گیا ہے ”اور بخشتا ہے اس (شرک) کے سوا جسے چاہے“ اور کفر بھی شرک کے سوا ہے، لیکن مادون ذلک کا جو ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ نے تحریر فرمایا ہے ”کہ بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ“ تو اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا، کیونکہ کفر شرک سے نیچے درجے کا گناہ نہیں ہے بلکہ وہ شرک سے بڑھا ہوا ہے اس لئے کہ شرک اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سب کو مانتا ہے لیکن غیر کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس میں شریک اور حصہ دار ٹھہراتا ہے جبکہ بعض کافر اس طرح ہوتے ہیں کہ وہ خود ذات باری تعالیٰ کے منکر ہوتے ہیں، بعض کسی صفت کے منکر ہیں۔ اور بعض صفت اور ذات دونوں کے منکر ہیں۔ پس ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار ہو تو وہ تو حید کا انکار ہے لہذا جس طرح شرک قابل معافی جرم نہیں ہے اسی طرح کفر بھی بطریق اولیٰ ناقابل معافی ہوگا۔

مظالم اور حقوق العباد: اور یا اس جرم سے مراد وہ مظالم ہیں جو اس شخص نے لوگوں پر کئے ہوں یعنی مخلوق پر

کئے گئے مظالم کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ جب تک اصحاب حقوق خود معاف نہ کر دئے، ماعلیٰ قارئیٰ فرماتے ہیں کہ دونوں کا جمع مراد ہونا ظاہر ہے، کیونکہ (شرک تو بتصریح نص نا قابل معافی جرم ہے) اور اس پر بھی اجماع ہے کہ مجرد یتیم کی پرورش کرنے پر حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی، کیونکہ یتیم کا مال کھانا بھی حقوق العباد میں سے ہے، تو یہ کس طرح تسلیم کیا جاوے گا کہ یتیم کی پرورش کرنے پر اس کو مال یتیم کے ناجائز طور پر خورد برد کی بھی معافی ہوگی۔

بہترین گھر کون سا اور بدترین کونسا: وفى الباب عن مرة وابی ہریرۃ حضرت ابو ہریرۃ سے اس باب میں مروی ہے وہ ابن ماجہ نے ان الفاظ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشریت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ۔ یعنی مسلمانوں (کے گھروں) میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو۔ اور بدترین گھر مسلمانوں میں وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (تحفۃ الاحوذی)

راوی حنش کون ہے:

وحنش هو حسین بن قیس وهو ابو علی الرحبی:

حافظ نے تقریب میں کہا ہے کہ حسین بن قیس الرحبی ابو علی الواسطی اور اس کا لقب حنش ہے۔ وسلیمان التیمی بقول حنش یعنی سلیمان التیمی ان کو اپنے لقب حنش کے ساتھ یاد کیا کرتے تھے۔ وهو ضعیف عند اهل الحديث یعنی یہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمدؒ نے کہا ہے کہ وہ متروک ہے، ابوزرعہ اور ابن معین کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں، لا یتب حدیث یعنی ان کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں ہے، اور سعدیؒ فرماتے ہیں کہ انکی احادیث بہت نا آشنا ہیں اور دارقطنی بھی کہتے ہیں کہ متروک ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی)

کافل یتیم کی حضورؐ سے معیت: حدثنا عبد الله بن عمران ابو القاسم المکی

القرشی ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ انا وكافل الیتیم فی الجنة کھاتین، وأشار بأصبعیه یعنی السبابة والوسطی۔ هذا حدیث حسن صحیح۔ ترجمہ: حضرت سہیل بن سعدؒ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں دونوں (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور اپنی دو انگلیوں سبب اور وسطی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث سے متعلق علامہ ابن عساکرؒ کا فرمان: حدثنا ابن عساکر عن ابن ماجہ عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں

حق علی من سمع هذا الحديث ان يعمل به ليكون رفيق النبي ﷺ في الجنة ولا منزلة في الآخرة افضل من ذلك یعنی جس نے یہ حدیث سن لیا اس پر لازم ہے کہ اس پر عمل کرے تاکہ جنت میں وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا رفیق اور آپ کا ساتھی ہو جائے اور آخرت میں اس سے بہتر کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

کھاتیب ان دو انگلیوں کی طرح: اس کی کچھ تفصیل گزشتہ روایت کے ضمن میں گزر چکی ہے بخاری میں لعان کے بحث میں یہ روایت مذکور ہے اس میں ساتھ یہ اضافہ بھی ہے۔ و فرج بینہما شیئاً ای بین السبابة و الوسطی یعنی سبابة اور وسطی دونوں کو ذرا کھول کر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے مرتبے اور یتیم کی پرورش کرنے والے کے مرتبے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ سبابة اور وسطی کے درمیان ہے اور یہ اس دوسری حدیث کے مشابہ ہے جس میں مذکور ہے بعثت انا و الساعة کھاتیں۔ میں اور قیامت دونوں ان دونوں انگلیوں (سبابة اور وسطی) کی طرح ہیں یعنی میرے بعد قریب قیامت بھی آئے گی اور درمیان میں کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے یعنی مکمل طور پر اتصال مرا نہیں ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور درمیان میں کوئی اور مرتبہ نہیں ہے حافظ بن حجر بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ ایک مرتبہ کا دوسرے مرتبہ سے قریب ہونے کے لئے ہے اور اس کی اثبات کے لئے یہ کافی ہے کہ سبابة اور وسطی کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں ہے۔

علامہ عراقی فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یتیم کی پرورش کرنے والے کا دخول جنت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوتا یا اس کے مرتبہ کا جناب رسول اللہ ﷺ کے مرتبے کے ساتھ قرب میں مشابہ ہونا شاید اس میں حکمت یہ ہو کہ نبی ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ ایک ایسے قوم کی طرف مبعوث ہو جو اپنے دینی امور کا سمجھ نہ رکھتی ہو پس وہ نبی اس قوم کی تربیت ان کی تعلیم و ارشاد کر کے ان کو راہ راست پر لے آتے ہیں اسی طرح یتیم کی پرورش کرنے والا بھی ایسوں کی کفالت اور پرورش کا ذمہ اٹھالیتا ہے جو کہ اپنے دینی امور بلکہ دنیوی امور کو بھی نہیں سمجھتے۔ پس یہ شخص ان کی پرورش کر کے ان کو تعلیم اور ادب دیتا ہے پس دونوں کے درمیان مناسبت ظاہر ہے۔

باب ما جاء فی رحمة الصبيان

بچوں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا بیان

حدثنا محمد بن مرزوق البصري ثنا عبيد بن واقد عن زربي قال: سمعت أنس بن مالك يقول: جاء شيخ يريد النبي ﷺ فأبطأ القوم عنه أن يوسعوا له فقال النبي ﷺ "ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا" وفي

الباب عن عبدالله بن عمرو وأبي هريرة وابن عباس وأبي امامة هذا حديث غريب. وزرعي له احاديث منكير عن أنس بن مالك وغيره.

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جناب رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے ارادے سے آیا تو قوم (حاضرین) نے اسے جگہ چھوڑنے میں سستی اور تاخیر سے کام لیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے نہیں ہے جو کہ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ ابو ہریرہؓ ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے روایات ہوئی ہیں اور زریبی جو ہیں ان کے لئے بہت سے منکر احادیث موجود ہیں جو کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

چائلڈ لیبر اور انسانی حقوق میں مغرب کا دوہرا معیار: امریکہ کے خوش کن نعروں میں سے ایک نعرہ جو کہ وہ میڈیا کے ذریعے دنیا پر روشناس کر رہا ہے یہ ہے کہ کم عمر والے لڑکوں، لڑکیوں، بچوں سے محنت مزدوری کرانا درست نہیں ہے، گویا کہ امریکہ اپنے آپ کو انسانی حقوق کا علمبردار ثابت کرنے کے لئے چائلڈ لیبر کے خوش کن نعرے سے خود کو بچوں کے خیر خواہ ہونے سے متعلق دنیا کو قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خوش نما پردوں میں چھپا ہوا امریکہ کا مکروہ چہرہ اب بے نقاب ہو چکا ہے کہ کسی قسم کے جواز ثابت کرنے کے بغیر افغانستان اور عراق پر جارحیت کر کے لاکھوں بے گناہ بچوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں پر آگ اور لوہے کی بارش برسا کر جل بھن کر رکھ کر دیا۔ فلسطینیوں پر مظالم ڈھانے اور عرب مسلمانوں پر زمین تنگ کرنے کے لئے اسرائیل کی پوری طرح تربیت کر رہا ہے اور بے گناہ مسلمانوں کے خون بہانے کے لئے اسے ہر قسم کے جدید اسلحہ سے نوازتا ہے۔ نظریہ ضرورت کے تحت امریکہ اپنے مفادات کی خاطر اور حرص و لالچ کی غرض سے تمام تر وعدے بین الاقوامی اصول اور عدل و انصاف کے تقاضے بھول جاتا ہے اور جارحیت کا رخ اختیار کر لیتا ہے اور پھر (الٹا چور کو تال کو ڈانٹنے) مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ وہ عورتوں اور بچوں کی حق تلفی کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور کم سن بچوں سے مزدوری کرواتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان جبکہ چھوٹوں پر رحم کرنا عبادت سمجھتا ہے، وہ کبھی بھی بچوں کی حق تلفی نہیں کرتا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو چھوٹوں پر رحم کرنے کا درس دیا ہے، اور آپ ﷺ نے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہ کرنے والوں سے برائت کا اعلان فرمایا ہے۔ البتہ اگر بچہ کسی ایسے آسان کام سے جو کہ وہ بلا مشقت کر سکتا ہو اپنے والدین کا ہاتھ بٹھائے تو یہ کونسا ظلم ہے؟؟ پھر اس کا بھی اصل ذمہ دار امریکہ ہے۔ کیونکہ امریکہ اسلامی دنیا کے اقتصادیات پر قابض ہے، اور اس طریقے سے اسلامی ممالک کو خنجر کر رکھ دیا ہے۔ مالی زبوں حالی اور اقتصادی کمزوری کی وجہ سے بوڑھے اور بچے سب محنت اور مزدوری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اس کی ایسی مثال ہے جیسا کہ کوئی مکار اور چال باز آدمی مانی کی ٹینک کے مرکز میں بڑا نیلا لگا کر سارا مانی اپنے گھر لے جائے اور پھر ٹینک کے

قریب کھڑے آدمی سے کہہ رہا ہے کہ تو ظالم ہے تو بچوں کو پانی کیوں نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ بے چارہ تو خود بھی پیاسا کھڑا ہے اور قطرے قطرے پانی کیلئے ترس رہا ہے۔ اور اس ٹینکی سے اس کو اپنی پیاس بجھانے کیلئے بھی پانی برا نہیں ہوتا۔ یہی پھیل آج کل عالم اسلام کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے کہ اکثر اسلامی ممالک کو سرمایہ دارانہ سودی نظام کے نیچے دبا کر ان کا خون چوسا جا رہا ہے اور کسی کو دوسرے طریقوں سے معاشی مسائل میں پھنسا کر ان کی معیشت پر خود قابض ہے اور پھر ان کے خلاف ظالم ہونے اور حق تلفی کرنے کے پروپیگنڈے کر رہا ہے۔ (اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرماوے)

بوڑھوں کا احترام: فَاْبِطْنَا الْقَوْمَ اَنْ يُّوْسِعُوْا اِلَہ: صحابہ کرامؓ نے اس بوڑھے کو جگہ فراخ کرنے میں تاخیر کی اس کی وجہ یہ تھی کہ صحابہ کرامؓ جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ قریب بیٹھنے میں حریص تھے ہر ایک یہ تمنا کرتے تھے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے ساتھ قریب بیٹھ جائے۔ قریب سے ان کے چہرہ انور کو دیکھے اور قریب سے آپ ﷺ کی باتیں سن لے۔ اس وجہ سے اس بوڑھے جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتا تھا، کو جگہ چھوڑنے میں تاخیر کی جیسا کہ دورہ حدیث کے طلبہ کرام سال کے اول میں استاذ کے ساتھ قریب جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے بھی ہیں۔ یہ حصول خیر میں ایک دوسرے سے سبقت لینا ہے۔ فَبِذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔ لیکن جب ایک بوڑھا اور ضعیف آدمی جناب رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے آ رہا تھا تو اس کا بھی حق بنتا تھا کہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیتے اور اس کے راستے میں رکاوٹ نہ بن جاتے۔ اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے تعلیم اور تنبیہ کے لئے فرمایا: لَیْسَ مِنْ اَمْرِ اَنْ یُّرْحَمَ صَغِیْرٌ فَا وَلَمْ یُوقَرْ کَبِیْرٌ۔ ”وہ ہم میں سے نہیں ہے جو کہ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا“

یورپ میں بوڑھوں سے براسلوک: اسلام نہایت پاکیزہ معاشرتی زندگی کی تعلیم دیتا ہے جس میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں اور ہر قسم کے بے سہارے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خصوصاً صلہ رحمی پر زور دیا گیا ہے یورپی ممالک میں بوڑھوں کا برا حال ہوتا ہے ان کے لئے ایک علیحدہ مکان ”اولڈ ہاؤس“ بنا ہوا ہوتا ہے جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اس جگہ میں اس کو لا کر چھوڑ دیتے ہیں وہ بیچارہ اپنے خاندان اور رشتہ داروں سے کٹ جاتا ہے حکومت کی طرف سے کوئی خادم مقرر ہوتا ہے جو کہ اس کو روٹی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے بیٹا سال بھر میں کوئی ایک دن عید وغیرہ میں باپ سے ملاقات کے لئے آتا ہے اور تحفے میں کچھ پھول وغیرہ ساتھ لاتا ہے پھر آئندہ سال تک بیٹے کے ساتھ ملاقات کا منتظر رہتا ہے۔ اگر اس حالت میں مر جائے تو ملازمین اس کے کفن و دفن کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اپنوں کی محبت اور رحمت سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسی ذلت کی زندگی اور بے رحم معاشرہ سے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔